ترمیم تے اضافے نال

معروضی و انشائی طرز

سنگت

اردو (لازمی)

پارٹ II

ترتیب

حصہ نثر

1۔مناقب عمرؒ بن عبدالعزیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔علامہ شبلی نعمانی 9
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

2۔تشکیل پاکستان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میاں بشیر احمد 18
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

3۔نواب محسن الملک۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولوی عبدالحق 35
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

4۔محنت پسند خردمند۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد حسین آزاد 44
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

5۔اکبری کی حماقتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولوی نذیر احمد 54
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

6۔پہلی فتح۔۔۔۔۔۔۔۔۔نسیم حجازی 64
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

7۔دستک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرزا ادیب 70
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

8۔ہوائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیگم اختر ریاض الدین 77
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

9۔مولانا ظفر علی خان۔۔۔۔۔۔۔۔۔چراغ حسن حسرت 90
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

10۔قرطبہ کا قاضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سید امتیاز علی تاج 99
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

11۔مواصلات کے جدید ذرائع۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن 108
مشکل الفاظ کے معنی/خلاصہ/اہم اقتباسات کی تشریح/مشقی سوالات/مزید معروضی سوالات

12۔ مولوی نذیر احمد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شاہد احمد دہلوی 117
مشکل الفاظ کے معنی/ خلاصہ/ اہم اقتباسات کی تشریح/ مشقی سوالات/ مزید معروضی سوالات
13۔ ایک سفرنامہ جو کہیں کا بھی نہیں ہے!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ابنِ انشا 125
مشکل الفاظ کے معنی/ خلاصہ/ اہم اقتباسات کی تشریح/ مشقی سوالات/ مزید معروضی سوالات
14۔ ایوب عباسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پروفیسر رشید احمد صدیقی 135
مشکل الفاظ کے معنی/ خلاصہ/ اہم اقتباسات کی تشریح/ مشقی سوالات/ مزید معروضی سوالات

حصہ نظم

1۔ حمد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا ظفر علی خان 146
شاعر کا تعارف/ مرکزی خیال/ مشکل الفاظ کے معانی/ اشعار کی تشریح/ مشقی سوالات
2۔ نعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حفیظ تائب 152
شاعر کا تعارف/ مرکزی خیال/ مشکل الفاظ کے معانی/ اشعار کی تشریح/ مشقی سوالات
3۔ خدا سرسبز رکھے اس چمن کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اکبر الہ آبادی 160
شاعر کا تعارف/ مرکزی خیال/ مشکل الفاظ کے معانی/ اشعار کی تشریح/ مشقی سوالات
4۔ اسلامی مساوات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا الطاف حسین حالی 166
شاعر کا تعارف/ مرکزی خیال/ مشکل الفاظ کے معانی/ اشعار کی تشریح/ مشقی سوالات
5۔ سراغِ راہرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جوش ملیح آبادی 176
شاعر کا تعارف/ مرکزی خیال/ مشکل الفاظ کے معانی/ اشعار کی تشریح/ مشقی سوالات
6۔ آدمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سید ضمیر جعفری 180
شاعر کا تعارف/ مرکزی خیال/ مشکل الفاظ کے معانی/ اشعار کی تشریح/ مشقی سوالات
7۔ نوجوان سے خطاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسرار الحق مجاز لکھنوی 187
شاعر کا تعارف/ مرکزی خیال/ مشکل الفاظ کے معانی/ اشعار کی تشریح/ مشقی سوالات
8۔ ایک کوہستانی سفر کے دوران میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجید امجد 193
شاعر کا تعارف/ مرکزی خیال/ مشکل الفاظ کے معانی/ اشعار کی تشریح/ مشقی سوالات

9۔تغیر ----------احسان دانش 197
شاعر کا تعارف/مرکزی خیال/مشکل الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات
10۔قطعات ----------انور مسعود 203
شاعر کا تعارف/مرکزی خیال/مشکل الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات

حصہ غزل

1۔کام مردوں کے جو ہیں سو وہی کر جاتے ہیں ----------خواجہ میر درد 209
شاعر کا تعارف/مشکل الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات
2۔کیا فرق داغ و گل میں اگر گل میں بو نہ ہو ----------خواجہ میر درد 215
☆مشکل الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات
3۔دنیا میں جب تلک کہ میں اندوہ گیں رہا ----------غلام ہمدانی مصحفی 222
شاعر کا تعارف/مشکل الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات
4۔نہ گیا کوئی عدم کو دلِ شاداں لے کر ----------غلام ہمدانی مصحفی 228
☆مشکل الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات
5۔بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا ----------مرزا اسد اللہ خاں غالب 235
شاعر کا تعارف/مشکل الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات
6۔کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنجِ فغاں کیوں ہو ----------مرزا اسد اللہ خاں غالب 240
☆مشکل الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات
7۔جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی ----------علامہ اقبالؒ 247
شاعر کا تعارف/مشکل الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات
8۔نہ تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے ----------علامہ اقبالؒ 252
☆ [illegible] الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات
9۔دل میں [illegible] ابھری اٹھی ہے ابھی ----------ناصر کاظمی 261
شاعر کا [illegible]/مشکل الفاظ کے معانی/اشعار کی تشریح/مشقی سوالات

10۔اے ہم سخن !وفا کا تقاضا ہے اب یہی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ناصر کاظمی 265

☆الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح /مشقی سوالات

11۔اُداسی ٔ بے دلی ٔ آشفتہ حالی میں کمی کب تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔فراق گورکھپوری 271

شاعر کا تعارف/ مرکزی خیال/ مشکل الفاظ کے معانی/ مشقی سوالات

12۔سکون درکار ہے لیکن سکوں حاصل نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تابش لکھنوی 276

شاعر کا تعارف/ مرکزی خیال/ مشکل الفاظ کے معانی/ مشقی سوالات

نظموں کے خلاصے 290

قواعد

☆حروف کی اغلاط والے جملوں کی درستی 294

☆مطابقت کی اغلاط والے جملوں کی درستی 300

☆رموز اوقاف 310

☆امدادی افعال 313

قواعد وانشا

☆خطوط نویسی، کچھ اہم ہدایات 317

1۔اپنی چھوٹی بہن کے نام خط لکھ کر مطالعے کے لیے چند مفید اور دلچسپ کتابیں تجویز کیجیے۔

2۔مکان کی مرمت کے لیے مالک مکان کو خط لکھیے۔

3۔گھڑی کا تحفہ بھیجنے پر چچا جان کے نام خط لکھ کر شکریہ ادا کیجیے۔

4۔دوست کو خط لکھ کر ایک تفریحی پروگرام مرتب کیجیے۔

5۔چھوٹے بھائی کو خط لکھ کر بُری صحبت سے بچنے کی تلقین کیجیے۔

6۔دوست کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر تعزیتی خط لکھ کر اظہار افسوس کیجیے۔

7۔اپنے والد کو خط لکھ کر اپنی پڑھائی اور امتحانی تیاری سے آگاہ کیجیے۔

8۔دوست کو اُس کی شاندار کامیابی پر مبارک باد کا خط لکھیے۔

آپ بیتی

☆آپ بیتی — کچھ ہدایات 326

1۔ایک پرندے کی آپ بیتی
2۔کرسی کی آپ بیتی
3۔دس روپے کے نوٹ کی آپ بیتی
4۔ایک بائیسکل کی آپ بیتی
5۔ایک پھول کی آپ بیتی
6۔کتاب کی آپ بیتی
7۔ایک درخت کی آپ بیتی
8۔ایک گھوڑے کی آپ بیتی

مضامین

1۔سیرت النبی ﷺ سرچشمہ ہدایت 341

2۔میری پسندیدہ کتاب قرآن مجید 345

3۔عالم اسلام کا اتحاد ۔۔۔ وقت کی ضرورت 348

4۔میرا پسندیدہ شاعر ۔۔۔ علامہ اقبالؒ 352

5۔جہیز ایک سماجی برائی 355

6۔دیہی اور شہری زندگی کا موازنہ 360

7۔فرقہ واریت ایک لعنت 364

8۔میری زندگی کا ناقابل فراموش واقعہ 368

9۔تعلیم نسواں 371

10۔سائنس کے کرشمے 374

11۔اُردو ذریعہ تعلیم 378

12۔ہمارا نظام تعلیم 381

13۔مسئلہ کشمیر 385

14۔دور جدید میں کمپیوٹر کی اہمیت 389

15۔ماحولیاتی آلودگی 392

16۔محنت کی عظمت 395

17-دہشت گردی ایک عالمی مسئلہ	399
18-ایک تفریحی سفر	403
19-سماجی برائیاں اور ان کا سدباب	406
20-منشیات کی لعنت	410
21-اسلام میں عورت کا مقام	414
☆معروضی (حصہ نثر)	418
☆ مطابقت کی غلطیاں	473
☆رموز اوقاف	483
☆امدادی افعال	490
☆ماڈل پیپرز	498

حصہ نثر

1۔ مناقب عمر بن عبدالعزیزؒ ــــ علامہ شبلی نعمانی

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 1 : ○ **مناقب**: منقبت کی جمع، خوبیاں تعریفیں ○ **محدث**: علم حدیث کا ماہر ○ **موصوف**: جس کی تعریف کی گئی ہو ○ **مجسم**: مکمل، سر سے پیروں تک ○ **ثانی**: دوسرا ○ **طرزِ عمل**: رویہ، عمل کا انداز ○ **مسند**: بیٹھنے کی جگہ ○ **متمکن**: کسی جگہ قرار پکڑنے والا، قائم ○ **حمص**: شام کا قدیم شہر ○ **سند**: تصدیق شدہ دستاویز

صفحہ نمبر 2 : ○ **مقدم**: زیادہ اہم، برتری رکھنے والا ○ **سلاطین**: سلطان کی جمع ○ **ممبر**: رکن ○ **سلاطین تیموریہ**: مغل خاندان سے تعلق رکھنے والے بادشاہ ○ **سلاطین بنی اُمیہ**: بنی اُمیہ سے تعلق رکھنے والے بادشاہ ○ **علما**: عالم کی جمع

صفحہ نمبر 3 : ○ **غاصب**: حق مارنے والا ○ **مجاز**: اختیار رکھنے والا ○ **ہوا چاہتا ہے**: ہونے والا ہے ○ **دستبردار ہونا**: چھوڑ دینا، ہاتھ اُٹھالینا ○ **لحاظ**: خیال ○ **استغفراللہ**: جب کسی کام کے ہونے یا کرنے کے متعلق دریافت کیا جائے اور انکار میں جواب دینا ہو تو اکثر یہ کلمہ بولتے ہیں، میں خدا سے مغفرت اور بخشش چاہتا ہوں ○ **خوابِ راحت**: آرام کی نیند ○ **لحظہ**: لمحہ ○ **جانِ پدر**: باپ کی جان ○ **منادی**: اعلان ○ **کتر کر**: کاٹ کر

صفحہ نمبر 4 : ○ **برتاؤ**: سلوک ○ **دفترِ اعمال**: اعمال کی فہرست ○ **حق گوئی**: سچ بولنا ○ **استیصال کرنا**: جڑ سے اکھاڑ دینا ○ **بدعت**: دین میں کوئی اضافہ کرنا، نئی بات داخل کرنا ○ **متدین**: دین دار ○ **راست باز**: سچے، کھرے ○ **سرزد ہونا**: عمل میں آنا ○ **بے باکی**: بے خوفی ○ **اقوال**: قول کی جمع، باتیں ○ **افعال**: فعل کی جمع کام ○ **بہ سند**: سند کے ساتھ ○ **نکتہ چینی**: تنقید ○ **دست و بازو**: ہاتھ اور بازو یعنی مددگار ○ **متولی**: دیکھ بھال کرنے والا ○ **فریق**: پارٹی ○ **حسبِ قاعدہ**: قانون کے مطابق ○ **زعم**: تکبر، غرور

صفحہ نمبر 5 : ○ **متنازعہ**: تنازعہ والا، جس پر جھگڑا ہو ○ **اُمر**: کام، ○ **باعث**: وجہ ○ **سلطنت**: حکومت ○ **مساوات**: برابری ○ **جمہوریت**: عوام کی حکومت ○ **ترجیح**: برتری ○ **امور**: اَمر کی جمع ○ **معاشرت**: سماجی زندگی ○ **جھلانا**: غصے میں آنا ○ **گستاخی**: بے ادبی ○ **استفسار کرنا**: پوچھنا

صفحہ نمبر 6 : ○ **ترکہ**: مرنے والے کا چھوڑا ہوا روپیہ اور جائیداد ○ **اولادِ ذکور**: بیٹے ○ **تجہیز و تکفین**: کفن دفن ○ **مصارف**: اخراجات

سبق کا خلاصہ

شبلی نعمانی نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے متعلق واقعات محدث ابن جوزی کی کتاب "سیرت العمرین" سے نقل کیے ہیں جو انہوں نے مصر کے کتب خانہ خدیویہ میں دیکھی تھی۔ عمر بن عبدالعزیزؒ مذہب کی مجسم تصویر تھے

اسی لیے انہیں 'عمر ثانی'' کہا جاتا ہے۔ غیر مسلموں کے ساتھ ان کا طرز عمل اسلامی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔ حمص کے ایک عیسائی نے شکایت کی کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے بیٹے عباس نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ عباس کو یہ زمین خلیفہ ولید نے بطور جاگیر دی تھی۔ عیسائی بولا کہ میں خدا کی تحریر یعنی قرآن کے مطابق فیصلہ چاہتا ہوں عمر بن العزیزؒ نے زمین عیسائی کو دلا دی اور عباس سے کہا کہ خدا کی تحریر تمہارے باپ کی تحریر پر مقدم ہے۔

سلاطین بنی امیہ نے ملک کی اراضی کا بڑا حصہ اپنے خاندان کے ارکان میں بطور جاگیر تقسیم کر دیا تھا عمر بن عبدالعزیزؒ نے خلافت سنبھالتے ہی یہ جاگیریں واپس لینے کا ارادہ کیا تو خاندان والوں نے اِن کی پھوپھی ام عمر کو سفیر بنا کر بھیجا۔ ام عمر نے خاندان کی برہمی اور عام بغاوت کے اندیشے کا اظہار کیا تو عمر بن عبدالعزیزؒ بولے میں قیامت کے سوا کسی اور دن سے نہیں ڈرتا۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کے قبضے میں بھی ایسی ہی جاگیریں تھیں۔ انہوں نے مذہبی علما سے رائے لی تو مکحول نے واضح جواب نہ دیا جب کہ میمون نے کہا کہ آپ اپنے صاحبزادے عبدالملک کو بلائیں۔ عبدالملک سے پوچھا گیا تو وہ بولے جاگیریں واپس کردیں ورنہ آپ کا شمار بھی ظالموں اور غاصبوں میں ہوگا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے معتمد غلام مزاحم سے مشورہ طلب کیا تو وہ بولا آپ کے بال بچوں کا گزارا کس طرح ہوگا۔ عمر بن عبدالعزیز آبدیدہ ہوکر بولے کہ اللہ مالک ہے۔ مزاحم عبدالملک کے پاس پہنچا اور عمر بن عبدالعزیز سے گفتگو کی تفصیل انہیں بتائی۔ عبدالملک نے کہا کہ تم نے بہت بری رائے دی اور خود عمر بن عبدالعزیز سے ملنے چلے گئے جو محو خواب تھے۔ پہرے دار بولا تم امیر المومنین پر رحم نہیں کرتے۔ تھوڑی دیر تو آرام کر لینے دو۔ عمر بن عبدالعزیز نے بیٹے کی آواز سن کر اندر بلایا اور آنے کی وجہ پوچھی واقعہ سن کر بولے میں ظہر کے بعد اعلان کردوں گا۔ عبدالملک نے کہا کہ آپ اس سے پہلے انتقال کر گئے تو کیا ہوگا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اسی وقت منادی کرائی۔ لوگ مسجد میں جمع ہوگئے تو جاگیروں کی سندیں صندوق سے نکلوائیں اور قینچی سے کتر کتر کر پھینکنے لگے آپ کو ابن سلیمان سے بہت محبت تھی وہ بولے آپ میری زمین کیوں چھینتے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ زمین پہلے کس کی تھی۔ ابن سلیمان نے بتایا کہ پہلے حجاج کے قبضے میں تھی لیکن اصل میں عام مسلمانوں کی زمین ہے۔ عمر بن عبدالعزیز بولے کہ پھر یہ عام مسلمانوں ہی کو ملنی چاہیے۔ ابن سلیمان رونے لگے۔ مزاحم نے کہا آپ ان سے یہ سلوک کرتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز بولے میں انہیں اپنے بیٹے کے برابر چاہتا ہوں لیکن میں خود اپنے نفس کے ساتھ یہی برتاؤ کرتا ہوں۔

سلاطین بنی امیہ نے آزادیٔ اظہار پر پابندیاں لگادی تھیں۔ عبدالملک نے حکم دیا تھا کہ مجھ پر تنقید کرنے والا شخص سزا کا مستحق ہوگا لیکن عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس بدعت کو ختم کر دیا اور دو دینار اور سچے افراد کو مقرر کیا کہ مجھ سے غلطی ہو تو مجھے ٹوک دیں۔ اس طرز عمل سے عوام میں جرأت پیدا ہوئی اور وہ بھی خلیفہ کے قول وفعل پر رائے زنی کرنے لگے۔

ایک گرجا کے متولیوں کے مقابلہ میں دعویٰ کی پیشی کے موقع پر مسلمہ بن عبدالملک نے عدالت کے

قواعد نظر انداز کرتے ہوئے بیٹھ کر گفتگو کرنا چاہی اِسے خاندان بنی امیہ سے قریبی تعلقات کا زعم تھا لیکن عمر بن عبدالعزیز نے کہا تمہارا فریق مقدمہ کھڑا ہے۔ تم کھڑے ہو جاؤ یا اپنی پیروی کے لیے کسی کو مقرر کرو، مقدمے کا فیصلہ بھی مسلمہ کے خلاف ہوا تھا۔ عمر بن عبدالعزیزؒ عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاں مہمان ہوتے تو کھانے کی قیمت ادا کیا کرتے۔ اپنے مقبرے کے لیے زمین خریدنا چاہی تو عیسائی نے اصرار کیا کہ مفت لے لیں لیکن آپ نے تیس دینار قیمت ادا کی۔ اِن کی حکومت کا بنیادی اصول مساوات و جمہوریت تھا یعنی سب برابر ہیں اور بادشاہ کو کسی عام فرد پر ترجیح حاصل نہیں۔ وہ عام مسلمانوں کے لنگر خانے میں ایک درہم روزانہ بھیجتے اور وہاں جا کر عوام کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ ایک رات مسجد گئے تو صحن میں لیٹے شخص کو اِن کی ٹھوکر لگ گئی۔ وہ غصے میں بولا کیا تو پاگل ہے، انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پولیس نے اس شخص کو سزا دینا چاہی تو یہ کہہ کر روک دیا کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کا آخری وقت آیا تو مسلمہ بن عبدالملک نے وصیت کے متعلق پوچھا۔ بولے میرے پاس کیا ہے جو وصیت کروں۔ مسلمہ نے ایک لاکھ دینار بھیجنے کی پیشکش کی تو آپ نے فرمایا بہتر ہے یہ رقم اس کے اصل مالکوں کو واپس کر دو۔ آپ کے پیش رو سلاطین بنی امیہ اتنے مال دار تھے کہ ہشام بن عبدالملک کی وفات پر بیٹوں کو وراثت میں ایک کروڑ دس لاکھ دینار ملے تھے۔ عمر بن العزیزؒ نے کل سترہ دینار چھوڑے۔ کفن دفن کے بعد دس دینار بچے جو ورثا میں تقسیم کر دیے گئے۔ آپ نے اسلامی اصول کے بالکل مطابق خلافت کا نمونہ پیش کیا۔

مشقی سوالات

1۔ مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے (جواب تین سطروں سے زیادہ نہ ہو)

الف: ''مذہبی حیثیت سے ان کو ''عمرؓ ثانی'' کا لقب دیا گیا ہے''

وضاحت: عمرؒ بن عبدالعزیز کے اندازِ حکومت نے خلیفہ دوم حضرت عمرؓ فاروق کی یاد تازہ کر دی تھی۔ عمر بن عبدالعزیز مساوات و جمہوریت اور عدل و انصاف کے علمبردار تھے۔ وہ غیر مسلموں سے اسلامی تعلیمات کے مطابق حسن سلوک کرتے تھے اور خلیفہ سمیت حکام کے احتساب کو ضروری سمجھتے تھے۔ اسی لیے انھیں ''عمرؓ ثانی'' کا لقب دیا گیا۔

ب: ''اُن کا ایک اور کارنامہ جو نہایت قابلِ قدر ہے۔ سلاطین بنی اُمیہ کی ناجائز کارروائیوں کا مٹانا تھا۔''

وضاحت: سلاطین بنی اُمیہ نے اپنے خاندان کے ارکان میں جاگیریں تقسیم کی تھیں۔ آزادئ اظہار پر پابندیاں لگائی تھیں۔ خلیفہ کو ناقابلِ احتساب تصور کر لیا گیا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز نے جاگیریں واپس لیں اور خود اپنے احتساب کے لیے دو افراد کو مقرر کیا۔ ان کے اس رویے سے آزادئ اظہار کا ماحول پیدا ہوا۔

ج: عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا ''خدا کا فرمان (قرآن) سب پر مقدم ہے۔''

وضاحت: باغ فدک کے معاملے میں عمر بن عبدالعزیز نے باغ، خاندانِ رسالتؐ میں منتقل کر دیا جس پر خاندانِ بنو اُمیہ میں سخت برہمی ہوئی۔ سب نے عمر ثانی کے بیٹے عبدالملک کو ان کے پاس بھیجا کہ اس فیصلہ پر

نظرِثانی کریں اور قدما کے فیصلے کو بحال رکھیں۔ انھوں نے کہا کہ خدا کا فرمان (قرآن) سب پر مقدم ہے۔ اس لیے فیصلہ قرآن کے مطابق ہی ہوگا۔

ذ: "لوگ نہایت بے باکی سے ان کے اقوال و افعال پر نکتہ چینی کرتے تھے"

وضاحت: عبدالملک بن مروان نے اقتدار سنبھالتے ہی حکم جاری کیا تھا کہ خلیفہ پر تنقید کرنے والے کو سخت سزا ملے گی۔ عمرؒ بن عبدالعزیز نے اس کے برعکس رویہ اپنایا اور خلیفہ کے احتساب کے لیے دو افراد مقرر کر دیے جس سے لوگوں میں جرأت اظہار پیدا ہوئی اور وہ ان کے اقوال و افعال پر بلاجھجک تنقید کرنے لگے۔

ہ: "عمرؒ بن عبدالعزیز کی حکومت و سلطنت کا اصل اصول مساوات و جمہوریت تھا"

وضاحت: عمرؒ بن عبدالعزیز نے خلفائے راشدین کی پیروی کرتے ہوئے یہ اسلامی تصور اُجاگر کیا کہ خلیفہ یا اس کے خاندان کو کوئی امتیازی حیثیت حاصل ہے نہ یہ لوگ مراعات کے مستحق ہیں۔ عدالتی معاملات میں آپ نے غیر مسلموں کو مکمل انصاف فراہم کرنے کی مثالیں قائم کیں اور آزادیٔ اظہار کو فروغ دیا۔

2: درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

○ خدا لگتی کہنا: چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تو خدا لگتی کہوں گا۔

○ دست بردار ہونا: شاہد الیکشن میں جمیل کے حق میں دست بردار ہو گیا۔

○ روک ٹوک کرنا: مطلق العنان حکمرانوں کو یہ بات گوارا نہیں ہوتی کہ کوئی اُن کی روک ٹوک کرے۔

○ زبان بند ہونا: قرآن کا فیصلہ موجود ہو تو کسی بھی معاملے میں معترض مسلمان کی زبان بند ہو جاتی ہے۔

○ نکتہ چینی کرنا: ہر وقت اور ہر معاملے پر نکتہ چینی کرنا، بھلا کہاں کی دانائی ہے۔

○ دست دراز ہونا: ہم تو آپ کے دست دراز رہے، آپ ہم پر بھی اتحاد نہیں کر رہے۔

3: سبق کے حوالے سے درست لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے۔

الف۔ عمر بن عبدالعزیز مذہب کی مجسم تصویر تھے۔ (عملی تصویر، مجسم تصویر، مکمل تصویر)

ب۔ دو نہایت متدین اور راست باز شخص اس کام پر مقرر کیے (متدین اور راست باز، نیک اور پارسا، پڑھے لکھے)

ج۔ امیر المومنین! میں خدا کی تحریر قرآن مجید کے مطابق فیصلہ چاہتا ہوں۔ (انجیل، توریت، قرآن مجید)

د۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے جب وفات پائی تو کل سترہ دینار چھوڑے۔ (سترہ، ستر، سترہ ہزار)

ہ۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا "میں قیامت کے سوا اور کسی دن سے نہیں ڈرتا۔" (دن، شخص، بات)

4۔ سیاق و سباق کے حوالے سے اہم اقتباسات کی تشریح کیجیے۔

الف: "ان کا ایک اور کارنامہ جو نہایت قابلِ قدر ہے، سلاطینِ بنی اُمیہ کی ناجائز کارروائیوں کا مٹانا تھا۔ سلاطینِ بنی اُمیہ نے ملک کا بڑا حصہ، جو زمینداری کی حیثیت سے رعایا کے قبضے میں تھا، اپنے خاندان کے ممبروں کو جاگیریں میں دے دیا تھا، جس طرح سلاطینِ تیموریہ کے زمانے میں بڑے بڑے صوبے شہزادوں کی جاگیر میں دے

دیے جاتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ تختِ خلافت پر بیٹھے تو سب سے پہلے ان کو اس کا خیال ہوا لیکن ایسا کرنا تمام خاندانِ خلافت کو دُشمن بنالینا تھا۔ تاہم انہوں نے اس کی کچھ پروانہ کی۔" (سرمایۂ اُردو 12، صفحہ نمبر 2)

حوالہ متن: **سبق کا عنوان** : مناقب عمر عبدالعزیزؒ

مصنف کا نام : علامہ شبلی نعمانی

سیاق و سباق: اس سبق میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے طرزِ حکومت اور ان کی سیرت کے روشن پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے دَورِ خلافت میں مساوات اور جمہوریت کے اسلامی اصول کو اولیت دی۔ غیر مسلموں سے ان کا سلوک اسلامی تعلیمات کے عین مطابق رہا۔ انھوں نے خاندان بنی اُمیہ کے ارکان سے وہ جاگیریں واپس لے لیں جو سلاطین بنی اُمیہ نے انھیں عطا کی تھیں۔ انھوں نے خلیفہ پر تنقید کے قابل سزا جرم ہونے کی بدعت ختم کی اور خود اپنے احتساب کے لیے دو دِین دار افراد کو مقرر کیا۔ وہ بالکل عام مسلمانوں کی سی زندگی گزارتے تھے۔ وفات کے وقت ان کے پاس کل سترہ دینار تھے جن میں سے کفن دفن کے بعد بچنے والے دس دینار ورثا میں تقسیم کیے گئے تھے۔

تشریح: حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کا طرزِ حکومت اسلامی اصولوں کے بالکل مطابق تھا۔ اسی لیے اسلامی تاریخ میں خلفائے راشدین کے بعد انھیں دیگر تمام حکمرانوں سے زیادہ عزت واحترام حاصل ہے۔ ان کے دیگر کارناموں کے علاوہ ایک بہت نمایاں کارنامہ بنی اُمیہ کے حکمران کی غلط بخشیوں کا تدارک کرنا تھا۔ بنی اُمیہ کے سلاطین نے ملکی اراضی کا ایک بڑا حصہ عام مسلمانوں سے چھین کر اپنے خاندان کے لوگوں میں بطور جاگیر تقسیم کر دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ طرزِ عمل سراسر غیر اسلامی تھا۔ اسلامی نقطہ نظر تو یہ ہے کہ صاحب اقتدار کو قومی دولت اور وسائل کو قوم کی امانت سمجھنا چاہیے اور قومی فلاح و بہبود پر خرچ کرنا چاہیے لیکن سلاطین بنی اُمیہ نے قومی دولت کو اپنی ذاتی جاگیر سمجھ لیا تھا۔ ان کا رویہ بالکل وہی تھا جو صدیوں بعد ہندوستان کے مغل بادشاہوں نے اپنایا۔ مغل بادشاہوں نے بھی بڑے بڑے صوبے شہزادوں کو بطور جاگیر دے دیئے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خلافت سنبھالتے ہی سب سے پہلے بنی اُمیہ کے لوگوں سے یہ جاگیریں واپس لیں۔ خود عمر بن عبدالعزیز کا تعلق بھی خاندانِ بنی اُمیہ سے تھا۔ **جاگیریں واپس لینے کا مطلب** اپنے ہی خاندان کو اپنا دُشمن بنالینا تھا لیکن عمر بن عبدالعزیز نے اس بات کی بالکل پروانہ کی اور عوام کی امانت عوام تک واپس پہنچا کر ہی رہے۔

ب: "بنواُمیہ کے دفترِ اعمال میں سب سے زیادہ قوم کو برباد کرنے والا یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے آزادی اور حق گوئی کا استیصال کر دیا تھا۔ عبدالملک نے تخت پر بیٹھ کر حکم دیا تھا کہ کوئی شخص میری کسی بات پر روک ٹوک نہ کرنے پائے اور جو شخص ایسا کرے گا سزا پائے گا۔ اگرچہ اس پر بھی آزادی پسند عرب کی زبانیں بند نہ ہوئیں تاہم بہت کچھ فرق آ گیا تھا۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس بدعت کو بالکل مٹا دیا۔ دو نہایت مُتَدیّن اور راستباز شخص اس کام پر مقرر کیے کہ عدالت کے وقت ان کے پاس موجود رہیں اور ان سے جو غلطی سرزد ہو فوراً ٹوک دیں۔ ان

کے اس طرزِ عمل سے لوگوں کو عام طور پر جرأت ہوگئی تھی اور لوگ نہایت بے باکی سے ان کے اقوال و افعال پر نکتہ چینی کرتے تھے۔" (سرمایۂ اردو 12 صفحہ 4)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : مناقب عمر عبدالعزیزؒ

مصنف کا نام : علامہ شبلی نعمانی

سیاق و سباق: شبلی نعمانی نے محدث ابن جوزی کی کتاب "سیرت العمرین" کے حوالے سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی سیرت و کردار اور طرزِ حکومت کی وضاحت کرنے والے اہم واقعات نقل کیے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کا دورِ خلافت اسلامی طرزِ حکومت کا نمونہ تھا۔ وہ جمہوریت و مساوات کے علمبردار تھے۔ اسی لیے ان کے دورِ اقتدار میں غیر مسلموں کو مساوی شہری حقوق حاصل تھے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے خاندان کے ارکان سے وہ زمینیں واپس لے لیں تھیں جو ان کے پیشرو سلاطین نے بطور جاگیر عطا کی تھیں۔ انھوں نے خلیفہ وقت کے قابلِ احتساب ہونے کے اسلامی تصور کا احیا کیا تھا۔ ایک عظیم فرماں روا ہونے کے باوجود عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ترکے میں صرف سترہ دینار چھوڑے تھے جن میں سے سات دینار ان کی تجہیز و تکفین پر خرچ ہوگئے تھے۔

تشریح: سلاطین بنواُمیہ کے فیصلوں اور کارروائیوں کی فہرست میں یہ بھی شامل ہے کہ انھوں نے آزادیٔ اظہار پر پابندیاں عائد کردی تھیں۔ عرب فطری اور روایتی طور پر بے باک اور جرأتِ اظہار رکھنے والے لوگ تھے لیکن بادشاہوں اور حکام کی سخت گیری ان کی بہادری کو بزدلی میں بدلنے کے درپے تھی۔ عبدالملک نے تخت پر بیٹھتے ہی یہ ناروا حکم جاری کیا تھا کہ کوئی فرد میری کسی بات، کسی کام پر تنقید کی جرأت نہ کرے، جو ایسا کرے گا اسے سزا دی جائے گی۔ یہ حکم سراسر غیر اسلامی تھا۔ اسلامی طرزِ حکومت میں خلیفہ سمیت کوئی حکومتی عہدیدار قانون سے بالاتر نہیں اور قوم کے ہر فرد کو اس کے اعمال و افعال پر نکتہ چینی اور جواب طلبی کا پورا حق ہے۔ خلفائے راشدین کے دور میں ہمیں اس خودکار احتسابی سسٹم کی کارفرمائی کے کئی نمونے ملتے ہیں۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر فرماں روا سے ایک عام آدمی یہ سوال کرتا ہے کہ آپ نے مالِ غنیمت سے ملنے والی چادر میں سے اپنا کرتا کیسے تیار کرلیا۔ آپ کا قد لمبا ہے، کہیں آپ نے ایک کے بجائے دو چادریں تو نہیں لیں۔ سلاطین بنواُمیہ نے اسلامی نظامِ سلطنت کے اس روشن پہلو کو فراموش کر دیا تھا۔ حکومت پر تنقید کا سلسلہ بالکل ختم تو نہ ہوا تھا۔ تاہم پہلے کی طرح اظہارِ رائے کی مکمل آزادی بھی نہ تھی۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے خلافت سنبھالی تو اس برائی کا خاتمہ کردیا۔ اپنا احتساب یقینی بنانے کے لیے انھوں نے دو انتہائی سچے، کھرے اور دین دار لوگوں کو متعین کیا کہ وہ عدالت کے وقت ان کے پاس موجود رہیں اور ان سے کوئی غلطی سرزد ہو تو فوراً ٹوک دیں۔ عام لوگوں نے جب خلیفہ کا یہ طرزِ عمل دیکھا تو ان میں جرأتِ اظہار پیدا ہوئی۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں لوگ کسی خوف کے بغیر ان کے فیصلوں اور احکامات پر تنقید کیا کرتے تھے اور یہ تنقید اسلامی جمہوریت کے اصول آزادیٔ اظہار کے عین مطابق تھی۔ اس طرزِ عمل سے حکومتی عہدیداروں اور عمال تک یہ پیغام پہنچتا تھا کہ عوام ان کی کارکردگی کا

جائزہ لے رہے ہیں اور ان کی بدعملی یا بدعنوانی پر قوم کسی صورت میں خاموش نہیں رہے گی۔

ج: ''عمر بن عبدالعزیزؒ کی حکومت وسلطنت کا اصلِ اصول مساوات اور جمہوریت تھا۔ یعنی یہ کہ تمام لوگ یکساں حقوق رکھتے ہیں اور بادشاہ کو کسی پر کسی قسم کی ترجیح حاصل نہیں۔ صرف ملکی اُمور میں نہیں بلکہ معاشرت اور ذاتی زندگی میں بھی وہ اس کا لحاظ رکھتے تھے۔ ان کے کھانے کا یہ طریقہ تھا کہ عام مسلمانوں کے لیے جو لنگر خانہ تھا اس میں ایک درہم روز بھیج دیا کرتے تھے اور وہیں جا کر عام مسلمانوں کے ساتھ کھالیتے تھے۔'' (سرمایۂ اُردو 12 صفحہ 5)

حوالہ متن: **سبق کا عنوان** : مناقب عمر عبدالعزیزؒ

مصنف کا نام : علامہ شبلی نعمانی

سیاق وسباق: اس سبق میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے طرزِ حکومت، غیر مسلموں سے حسن سلوک، تقویٰ اور خداخوفی کا تذکرہ بہت موثر اور دلنشیں انداز میں کیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ امیر المومنین ہونے کے باوجود عام مسلمانوں جیسی معاشرت رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنے اہلِ خاندان سے وہ جاگیریں واپس لے لی تھیں جو سلاطین بنواُمیہ نے ناجائز طور پر ان میں تقسیم کی تھیں۔ عمرؒ بن عبدالعزیز غیر مسلموں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے تھے۔ انھوں نے مساوات اور جمہوریت کے اسلامی اصول ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ انھوں نے دو نہایت دیندار افراد کے ذمے یہ کام لگا دیا تھا کہ عدالت میں ان سے کوئی غلطی ہو تو فوراً ٹوک دیں۔ خلیفہ وقت ہونے کے باوجود عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ترکے میں صرف سترہ دینار چھوڑے تھے۔ تجہیز وتکفین کے بعد بچنے والے دس دینار ان کے ورثا میں تقسیم کیے گئے تھے۔

تشریح: حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کے دورِ خلافت اور اندازِ حکومت کا جائزہ لینے سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نے سلاطین بنی اُمیہ کی سابقہ روایات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے جمہوریت ومساوات کے زریں اسلامی اصول کو اپنا رہنما بنایا تھا اور خلفائے راشدین کے دَور کی یاد تازہ کر دی تھی۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر فرد کچھ بنیادی انسانی حقوق رکھتا ہے جن کا احترام حکومت وقت اور معاشرے پر فرض ہے۔ عمرؒ بن عبدالعزیز نے ان بنیادی انسانی حقوق کی نگہداشت کا فریضہ بطریق احسن انجام دیا۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ حکمران کو عام فرد پر کسی قسم کی ترجیح حاصل نہیں اس کی ذاتی اور معاشرتی زندگی بالکل عام مسلمان کی سی ہونی چاہیے۔ عمرؒ بن عبدالعزیز نے اس اسلامی اصول کا بھی پورا خیال رکھا۔ انھوں نے خاندان بنی اُمیہ کے افراد کو ان جاگیروں اور ناجائز مراعات سے محروم کر دیا جو ان کے پیشرو حکمرانوں نے اقربا پروری کی مثال قائم کرتے ہوئے اپنے اہلِ خاندان کے لیے مخصوص کر دی تھیں۔ خلیفہ وقت ہونے کے باوجود عمر بن عبدالعزیز عام مسلمانوں کے لنگر خانہ میں ایک درہم روزانہ بھیج دیتے تھے اور وہیں جا کر کھانا کھا لیتے تھے۔ ان کی یہ شعوری کوشش تھی کہ عام مسلمانوں کو یہ احساس ہو کہ خلیفہ بھی انھی کی طرح عام انسان ہے اور اسے کوئی خصوصی حقوق یا مراعات حاصل نہیں۔ دراصل یہ احساس ہی اسلامی جمہوریت کی بنیاد ہے۔ عام فرد میں یہ احساس موجود ہو تو پھر وہ اپنے حکمران کے ہر عمل اور ہر

فیصلے پر جواب طلبی کرسکتا ہے اور اسے حکومتِ وقت کا احتساب کرتے ہوئے کوئی خوف نہیں آتا۔

مزید معروضی سوالات

س: عباس کے خلاف دعویٰ کرنے والے عیسائی نے عمر بن عبدالعزیزؒ سے کیا کہا؟

ج: عیسائی نے کہا کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے بیٹے عباس نے میری زمین پر زبردستی قبضہ کرلیا ہے اور میں خدا کی تحریر (قرآن مجید) کے مطابق فیصلہ چاہتا ہوں۔

س: عمر بن عبدالعزیزؒ نے عباس سے کیا کہا؟

ج: عمرؒ بن عبدالعزیز نے عباس سے کہا۔ عباس! خدا کی تحریر تیرے باپ (ولید بن عبدالملک) کی تحریر پر مقدم ہے اور عیسائی کے حق میں فیصلہ سُنادیا۔

س: اُم عمر نے عمر بن عبدالعزیزؒ سے کس خدشے کا اظہار کیا؟

ج: اُم عمر نے کہا کہ جاگیریں واپس لینے کے فیصلے پر تمام خاندان برہم ہے، مجھ کو ڈر ہے کہ عام بغاوت نہ ہو جائے اور لوگ ہنگامہ نہ کردیں۔

س: عمرؒ بن عبدالعزیز نے اُمِ عمر کو کیا جواب دیا؟

ج: عمرؒ بن عبدالعزیز نے اُمِ عمر کو جواب دیا کہ میں قیامت کے سوا اور کسی دن سے نہیں ڈرتا۔ وہ مایوس ہو کر چلی گئیں۔

س: عمرؒ بن عبدالعزیز کے صاحبزادے نے کیا رائے دی؟

ج: ان کے صاحبزادے عبدالملک نے کہا کہ آپ کو سب زمینیں واپس کردینی چاہئیں ورنہ آپ کا شمار بھی ظالموں اور غاصبوں میں ہوگا۔

س: عمرؒ بن عبدالعزیز کے غلام نے کیا رائے دی؟

ج: ان کے غلام مزاحم نے کہا امیر المومنین! آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کے بال بچے کتنے ہیں یعنی ان کا گزر کیونکر ہوگا۔

س: عمرؒ بن عبدالعزیز نے مسجد میں کیا اعلان کیا؟

ج: عمرؒ بن عبدالعزیز نے کہا کہ صاحبو! میں ان تمام زمینوں کو جو لوگوں نے ہمارے خاندان کو دی تھیں، واپس کرتا ہوں کیونکہ دینے والوں کو دینے کا اور ہمیں لینے کا کوئی حق نہیں تھا۔ انہوں نے جاگیروں کی سندیں قینچی سے کتر کر پھینک دیں۔

س: عمرؒ بن عبدالعزیز نے مسلم بن عبدالملک سے کیا کہا؟

ج: انہوں نے کہا کہ تمہارا فریق مقدمہ کھڑا ہے۔ اس لیے تم بیٹھ نہیں سکتے۔ اس کے برابر کھڑے ہو جاؤ یا کسی اور کو مقرر کردو جو تمہاری طرف سے مقدمے کی پیروی کرے۔

س: عمرؓ بن عبدالعزیز کی سلطنت کا اصل اصول کیا تھا؟

ج: عمرؓ بن عبدالعزیز کی سلطنت کا اصل اصول یہ تھا کہ تمام لوگ یکساں حقوق رکھتے ہیں۔ ملک میں مساوات اور جمہوریت ہونی چاہیے۔ بادشاہ کو کسی قسم کی ترجیح حاصل نہیں۔

س: مسجد میں کیا واقعہ پیش آیا؟

ج: مسجد میں تاریکی کی وجہ سے عمرؓ بن عبدالعزیز کا پاؤں صحن میں لیٹے شخص سے ٹکرایا اس نے کہا کیا تو پاگل ہے۔ عمرؓ بن عبدالعزیز نے جواب دیا نہیں۔ پولیس نے اسے سزا دینا چاہی تو روک دیا۔

س: عمرؓ بن عبدالعزیز نے کتنے دینار چھوڑے؟

ج: انہوں نے وفات پائی تو کل سترہ دینار چھوڑے۔ تجہیز و تکفین کے مصارف ادا کرنے کے بعد دس دینار بچے جو ورثا میں تقسیم کر دیے گئے۔

ooo